جریدہ ہذا کی بحث کے آخری اسکالر لیتھ کیوبا کی رائے میں اگرچہ آزادی، انسانی وقار، مساوات، معاہداتی حکمرانی، مقبول عام خود مختاری اور قانون کی حکمرانی کے بارے میں اسلام کے اصول، لبرل جمہوریت کے دانشورانہ ورثے کی طرح ضرور ہیں، لیکن یہ ان جیسے نہیں ہیں۔ کیوبا کے خیال میں اس کی وجہ تاریخی حوالے سے مسلمانوں کا وہ آمرانہ سیاسی کلچر ہے، جو ایک کھلے سیاسی نظام اور جمہوری طرز حکومت کی راہ میں رکاوٹ ہے اور اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ اس کی دوسری وجہ تجزیہ نگار کے خیال میں قرآن کی غلط تفسیر بھی ہے (صفحہ ۸۶)

ایران اور ہندوستان کا تقابلی مذہبی مطالعہ

7. Anthony Chase, "Comparative Religious Politics: Iran and India", *Journal of South Asian and Middle Eastern Studies*, xix : 4 (Summer 1996), PP. 31 - 54.

آیا دور جدید میں مذہب کی بنیاد پر نظریات اب قصۂ پارینہ بن چکے ہیں؟ مضمون میں اسی نقطۂ نظر کو ایران اور ہندوستان میں مذہبی تحریکوں کے حوالے سے زیر بحث لایا گیا ہے۔ تجزیہ نگار کے مطابق ایران اور ہندوستان میں مخصوص نظریات کا احیا ہے اور اس میں مرکزی مذہبی نکات، جن کی جڑیں مختلف سیاسی، سماجی اور معاشی حقائق میں پیوست ہیں اور یہ اپنے تمام تر تنوع کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے اور جدیدیت کی متعین لائنوں میں سے پھوٹ رہے ہیں، اس سے متصادم نہیں ہیں۔ مضمون میں ایرانی علماء کے کامیاب انقلاب اور ہندوستان میں آر ایس ایس اور بی جے پی کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا ان کی مذہبی اور سیاسی حکمت عملیوں کی روشنی میں موازنہ کیا گیا ہے۔

مذہب، قوم پرستی اور انسانی حقوق

مذہبی قوم پرستی کا عالمی ظہور

1. Mark Juergensmeyer, "The Worldwide Rise of Religious Nationalism", *Journal of International Affairs*, 50 : 1 (Summer 1996), pp. 1 - 20

مذہبی قوم پرستی، ایک عالمی خطرہ؟

2. Mark Juergnsmeyer: "Religious Nationalism: a Global

Threat?" *Current History*, 95 : 604 (November 1996), pp. 372 - 376.

مذہبی قوم پرستی کے موضوع پر ایک ہی مصنف کے دو مختلف جرائد میں جائزے چھپے ہیں۔ ان میں مذہب کے حوالے سے بڑھتی ہوئی قوم پرستی کی مختلف صورتوں اور مدارج کا تعین کیا گیا ہے۔ فلسطین میں حماس تحریک اور اسرائیل میں یہودی سرگرم کار مصنف کی نظر میں ہیں۔ جس کے ایک فرد ییگل عامر نے اسرائیلی وزیر اعظم کو بقول اس کے "خدا کی عظمت کے لیے" قتل کیا۔ اس کے علاوہ ایک اور یہودی ڈاکٹر باروخ گولڈسٹائن، جس نے فروری ۱۹۹۵ء میں ۳۵ مسلمانوں کو بندوق سے بھون ڈالا۔ ۱۹ اپریل ۱۹۹۵ء کو اوکلاہاما سٹی کی فیڈرل بلڈنگ میں بم دھماکے اور ۲۰ مارچ ۱۹۹۵ء کو ٹوکیو کے زیر زمین اسٹیشن میں اعصابی گیس کے بم پھٹنے کا حوالہ ہے۔ مصنف مذہبی قوم پرستی کو نسلی اور نظریاتی قوم پرستی کی دو اقسام میں تقسیم کرتا ہے اور اول الذکر کے لیے آئرلینڈ میں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک تحریکوں، چیچنیا میں روس سے رہائی کی حالیہ مسلم جدوجہد اور تاجکستان کی قوم پرستی کے احیا کی تحریک میں ثقافتی عنصر کے دعوے کا حوالہ دیتا ہے اور کشمیری مسلمانوں کی جدوجہد اور سابق یوگوسلاویہ میں آرتھوڈکس سربوں، کیتھولک کروٹوں اور بوسنیائی مسلمانوں کے مابین کشمکش کے نام گنواتا ہے۔

نظریاتی مذہبی قوم پرستی کی مثال مصنف کی نظر میں ایران کا اسلامی انقلاب ہے۔ مصنف کی رائے میں قوم پرستی کی تیسری قسم مذکورہ دونوں اقسام پر مبنی یعنی نسلی، نظریاتی اور مذہبی قوم پرستی کا ملغوبہ ہے۔ اس ضمن میں مشرقی پنجاب میں سکھوں اور سری لنکا میں تاملوں کی تحریک کے علاوہ بعض مذکورہ بالا مثالوں کو دہرایا گیا ہے۔ نسلی مذہبی قوم پرستی جدید مغربی کلچر کے غلبے اور اس سے وابستہ سیکولر نیشنلزم کے بعد اقوام میں امن کے مقصد کا حصول ہے۔ آخر میں نسلی مذہبی قوم پرستی کی تحریک کی کامیابی کے امکانات کو "ایک عرصے کے لیے" یقینی قرار دیتے ہوئے مصنف لکھتا ہے کہ یہ تحریک سیاسی راہنماؤں کو دہشت زدہ کر سکتی ہے۔ حکومتوں کو متزلزل کر سکتی ہے اور ایران کی طرح کے غیر مستحکم ملکوں میں اقتدار پر قابض ہو سکتی ہے۔ تاہم آیا اقوام عالم کو مسائل کے حل کے لیے اس سے طویل المدت عرصے کے لیے فیضیابی ممکن ہے، مصنف کے خیال میں ابھی دیکھنا باقی ہے۔ مضمون نگار کیلیفورنیا یونیورسٹی میں سوشیالوجی کا پروفیسر اور اس کے شعبہ انٹرنیشنل اسٹڈیز کا ڈائریکٹر ہے۔ وہ مذہب اور معاشرے کے تقابلی موضوع پر دس کتابوں کا مصنف بھی ہے۔

مذہبی بنیاد پرستی اور انسانی حقوق

1. John D. Van der Vyuer, "Religious Fundamentalism and Human Rights", *Journal of International Affairs*, 50: 1 (Summer1996), pp. 21 - 40.

مذہبی بنیاد پرستی جہاں عالمی سطح پر مغربی حکومتوں کے سیاسی رویوں اور پالیسیوں کا مرکزی ستون

ہے، اس کے ساتھ یہ علمی سطح پر اسکالرز کی بحثوں کا موضوع بھی ہے۔ زیر نظر تحریر میں مصنف نے بنیاد پرستی کی تعریف اور اس کی صفات کا تعین کیا ہے۔ بلکہ اس کی تین اقسام Redical Fundamentalism Intransigence Fundamentalism اور Pro-active Fundamentalism کو واضح کیا ہے۔ آخر میں مصنف نے بنیاد پرستی اور انسانی حقوق کے تعلق کی نوعیت کی وضاحت کی ہے۔

سیکولر انسانی حقوق

2. Heiner Bielefeldt, "Secular Human Rights: Challenge and Opportunity to Christians and Muslims", *Islam and Christian Muslim Relations*, 7 : 3 (1996), pp. 311 - 325

مضمون نگار کے خیال میں یہ اصول کہ تمام بنی نوع انسان آزادی اور شراکت کے مساوی حقوق رکھتے ہیں، بنیادی طور پر ایک جدید نظریہ ہے، جسے عیسائی اور مسلمان دونوں ہی کی جانب سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ حتّی کہ اب بھی بعض مذاہب انسانی حقوق کے سیکولر پہلوؤں کو ماننے میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔ تاہم مضمون نگار کو یقین ہے کہ ہر فرد کے ناقابل انتقال عزت نفس کو تسلیم کرنے سے انسانی حقوق کی آزاد اخلاقیات اور عیسائیت اور اسلام کی انسان دوستی کی روایات کے مابین مفاہمت پروان چڑھ سکتی ہے۔

ریاست، سول سوسائٹی اور اسلامی بنیاد پرستی

3. Masoud Kazemzadeh, "The State, Civil Society and the Prospects of Islamic Fundamentalism", *Comparative Studies of South Asia, Africa and the Middle East*, xvi : 1(1996), pp. 55 _ 67.

مضمون میں مختلف عوامل کو زیر بحث لایا گیا ہے، جن کی موجودگی یا عدم موجودگی کسی مخصوص ملک میں اسلامی بنیاد پرستی کو پروان چڑھاتی ہے۔ مثلاً کسی ایسے ملک میں بنیاد پرستی کے امکانات بہت روشن ہیں جہاں ۱۔ برسراقتدار حکومت کی قانونی حیثیت بہت کمزور ہو ۲۔ ریاست "رینٹئر" ہو، اور وہ امداد کے لیے پشت پناہی سے محروم ہو ۳۔ غالب طبقے نسبتاً کمزور ہوں اور ۴۔ طاقتور نسلی و فرقہ وارانہ طبقات آبادی میں بڑی اکثریت میں ہوں (تقریباً ۷۰ اور ۹۰ فیصد کے درمیان) مختلف خصوصیات اور تناسب کے حامل مزید تین پیمانوں کی روشنی میں مختلف مسلم ممالک کا جائزہ لیتے ہوئے مضمون نگار واضح کرتا ہے کہ ایران وہ واحد ملک ہے، جہاں وہ تمام عوامل موجود تھے، جو اسلامی بنیاد پرستی کو پروان چڑھانے اور اس کے استحکام کی بنیاد بنے۔